سوال

(108) کیا شرب الدخان سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک دفعہ اہل حدیث میں پڑھا تھا کہ شرب الدخان سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ اس کا حوالہ اخبار فرمایئں۔ (عبدلرحیم از پتوکی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث کے الفاظ ہیں۔

نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر ومفتر

''ہر شے نشے والی اور فتور لانے والی چیز سے منع فرمایا۔'' (جامع الصغیر سیوطی) شرب الدخان (تمباکو) سے دماغ میں نئے پینے والے کو فتور پیدا ہوتا ہے۔

دیگر

میرے نزدیک تمباکو کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ کیونکہ یہ مضر ہونے کی وجہ سے داخل ویحرم علیھم الخبائث میں ہے۔ جو اصحاب اس کو جائز کہتے ہیں مجھے ان سے اختلاف ہے۔ مگر میں انکی نسبت برا گمان یا برا قول استعمال نہیں کرتا۔ کیونکہ مسئلہ قیاسی ہے منصوصی نہیں۔ (33/13/1)

تشریح

واضح ہو کہ حقہ کشی میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض حرمت کے قائل ہیں۔ ار بعض اباحت مع الکراہت کے اور بعض کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے۔ رد المختار میں ہے۔

اضطربت اراء العلماء فیه فبعضھم قال بمراھته وبعضھم قال بحرمته وبعضھم باباحفه وافلردوه بالنالیف وفی شرح الوھبانیة یمنع ن بعث الدخان وشربه وشاربه فی الصوم لاشک یفطر وللعلامة الشیخ علی الاجھوره رسالة نقل فیھا انه افتی بحله من یعتمد علیه من الماة المذاھب الاربعة قلت والف فی حله سیدنا لاالعارف عید الغنی النابلسی الحنفی رسالة سماھا انصلح بین الاخوان فی اباحة شرب الدخان واقام الطامة الکبری علی القائل بالحرمة اوالکراھة فانھا مان شرعیان لابدلھما من دلیل ولادلیل علی ذلک فانه لم یثبت اسکاره ولاتقتیره ولااضراره وان فرض اضراره للبعض

لایلزم منہ تحریمہ علی کل احد انتہی

اور شیخ عبد الحق زبیدی تحریر فرماتے ہیں۔

قد تکلم العلماء المتاخرون فی ذلک لانہ لم یکن فی القرون السالفۃ فمنہم من قرط فی ذمتہ ومنہم من فرط مدحہ ومنہم من توسط وقال انہ مکروہ تحریما وہذا عندي احسن الاقوال واعد لہما افلا قاطع بتحریمۃ ولیس کل ذومنتن حراما والالکان اکل الثوم والبصل والفجل زالکراث حراما ہذا کلہ فی شرب دخانہ واما امکلہ وشمہ فہو مکروہ تنزیہا عندي لا فلہما دون شرب دخانہ انتہی

جو لوگ حقہ نوشی کی حرمت کے قائل ہیں۔ ان کا قول ناقابل اعتماد ہے۔ اس واسطے کی حرمت موقوف ہے۔ او پر دلیل قطعی کے اور قائلین حرمت نے حرمت پر کوئی دلیل قطعی قائم نہیں کی ہے۔ بلکہ جتنی دلیلیں وہ پش کرتے ہیں۔ کل کی کل ظنی ہیں۔ اور وہ بھی مخدوش اور جو لوگ اباحت مطلق کے قائل ہیں ان کا قول بھی قابل اعتماد نہیں۔ اس واسطے کہ ان کے دلائل بھی مخدوش ہیں۔ اور جو لوگ اباحۃ مع الکراہتہ کے قائل ہیں۔ ان کا قول البتہ قابل اعتماد ہے۔ یہ گفتگو حقہ نوشی میں ہے۔ رہا تمباکو کا کھانا ار استعمال کرنا اس کا ناک میں سو کوئی دلیل معتبر اس کی کراہت پر قائم نہیں اور تمبا کو ایک پاک چیز ہے۔ اور اس کا دھواں بھی پاک ہے۔ پس اس کے پانی ناپاک ہونے کی کوئی وجہ نہیں اور دھوئیں کی وجہ سے پانی جو متغیر ہوجاتا ہے۔ سو اس سے وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ کیونکہ نجاست کی وجہ سے پانی میں جب تغیر ہوتا ہے۔ تب پانی ناپاک ہوتا ہے۔ اور کسی چیز کیوجہ سے تغیر ہو تو ناپاک نہیں ہوتا۔ ہمارے اتنے بیان سے معلوم ہوا کہ زید کا قول غلط ہے۔ زید کو لازم ہے۔ کہ بلا دلیل کسی چیز کو حرام اور ناپاک کہنے سے احتراز کرے۔ (فتاویٰ نزیریہ ج 2 ص 502) (حررہ خلیل الرحمٰن عفی عنہ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 78

محدث فتویٰ